نعتیہ کلام حضرت عبدالرحمن جامی رضی اللہ عنہ

﴿اردو ترجمہ کے ساتھ﴾

نعتِ جامیؒ

پیش ازاں دم کہ دہم جاں منِ بیدل زِ غمت
قدمے نہ کہ شوم خاک بزیرِ قدمت
رحمتے کن کہ منِ تشنہ جگر می میرم
چشم برر شحۂ آبے زِ سحابِ کرمت
خوش براں رخش کہ در جلوہ گہِ حشمت و ناز
بادشاہے تو و خوبانِ ہمہ خیلِ حشمت
چوں شوم پیشِ تو محرم من محروم کہ نیست
بادرا زہرۂ احرامِ حریمِ حرمت
ہر چہ خواہی بکُن اے دوست کہ می یابم من
لذتِ چاشنیٔ لطف و کرم از ستمت
نامۂ رحمتِ جاوید من ایں بس کہ مرا
دو سہ حرفی رسد از خامۂ مشکیں رقمت
رقمے می کشی از حالِ دل خود جامی
جائے آں دارد اگر خوں بچکد از قلمت

نعتِ جامیؔ

(پیش ازاں دم کہ دہم جاں مِن بیدل زِ غمت)

عین اس لمحے سے پہلے جب میں بے چارہ، آپؐ کے غم میں گھُل گھُل کر جان دے دوں، آپؐ یہاں قدم رنجہ فرمائیں تاکہ آپؐ کے قدموں کے نیچے ہی جان دے کر خاک ہو جاؤں۔ (اور اس طرح میری تمنا پوری ہو جائے)

میں انتہائی پیاسا مر رہا ہوں، مجھ پر رحم فرمائیے، اور اپنے کرم کے بادل کو آنکھ کا اشارہ کیجیے کہ مجھ پر کچھ قطرے ٹپکا دے۔

جس جلوہ گاہِ حشمت و ناز میں آپؐ بادشاہ ہوں اور تمام حسین لوگ آپؐ کے شاندار لشکر کے ہمراہی سوار، وہاں خود آپؐ کا اپنے گھوڑے پر سوار ہونا اور ہی شان رکھتا ہے۔

مجھ محروم کی کیا حیثیت کہ آپؐ کے حضور حاضر ہو سکوں کہ آپؐ کے حرمِ مبارک کی چار دیواری (حریم) میں جانے کے لیے تو ہوا کو بھی احرام باندھنے (یعنی قصد کرنے) کی ہمت نہیں (پھر بھلا میری کیا مجال جو آپؐ کے حرم تک پہنچنے کا خیال کروں؟)

اے محبوبؐ، (مجھ سے) جیسا چاہے سلوک کریں، مجھے تو آپؐ کے ہر رویے سے لطف و کرم کی لذت ہی ملتی ہے۔

اگر آپؐ کے مُشک بھرے قلمِ مبارک سے دو تین حرف ہی میرے لیے تحریر ہو جائیں تو میرے لیے یہی رحمتِ ابدی کے طور پر کافی ہوں گے۔

اے جامیؔ، تو اپنے دل کا حال تو لکھ رہا ہے مگر ذرا ہوشیار رہنا، کہیں تیرے قلم سے خون نہ ٹپکنے لگے!

نعت شریف

ای بُردہ زِ آفتابِ بوجہِ حسن سبق
قرصِ قمر بمعجزِ دستِ تو گشتہ شق
تابی ز عکسِ طلعتِ و تاری ز طرہ ات
الصبحِ اذا تنفّس و الّیل اذا غسق
بر ہر کہ تافت پرتوِ انوارِ مہرِ تو
شد سُرخ روی در ہمہ آفاق چوں شفق
جسمت نداشت سایۂ والحق چوں سزد
زیرا کہ بود گوہرِ پاکت ز نورِ حق
زیں ساں کہ شد کلامِ تو دیباچۂ کمال
با منطقِ تو ناطقہ را کے رسد نطق
در بزمِ احتشامِ تو سیارہ ہفت جام
وز مطبخِ نوالِ تو افلاک نُہ طبق
بر دفترِ جمالِ تو توریت یک رقم
وز مصحفِ کمالِ تو انجیل یک ورق
گل را زمانہ از ورقِ عارضت گرفت
بر عکسِ ایں زمانہ کہ گیرد ز گل عرق
جامی کجا و نعتِ تو اما بکلکِ شوق
بر لوحِ صدق زد رقمے کیف ما اتفق

نعت شریف

(اے بُردہ زِ آفتاب بوجہِ حَسَن سبق)

اے وُہ جس نے سُورج کو بہت اچھا سبق سکھا دیا (کہ وہ تو چاند کو روشنی دیتا ہے مگر) آپؐ کے دستِ مبارک کے معجزے سے چاند کی ٹکیا دو ٹکڑے ہو گئی۔

آپؐ ہی کی روشنی سے طلوع ہوتی ہوئی صُبح روشن ہوتی ہے اور آپؐ ہی کے گیسوئے مبارک کی سیاہی سے رات تاریکی سے اُٹھا جاتی ہے۔

آپؐ کے انوار کے سورج کا عکس جس پر بھی پڑا وہ شفق کی طرح سرخ رو ہو گیا۔

آپؐ کے جسم کا سایہ نہ تھا اور سچ یہ ہے کہ یہی اُس کے شایاں بھی تھا، کیونکہ آپؐ کا وجودِ مُبارک نُورِ حق سے بنا تھا۔

آپؐ کا کلامِ مبارک ایسے کمال تک پہنچا ہوا تھا کہ آپؐ کے سامنے گفتگو کی ہر بولنے والے کی طاقت بھی ہیچ تھی۔

آپؐ کی شاندار محفل میں (آسمان کے) ساتوں سیّارے سات ساغروں کی طرح گردش کرتے ہیں اور آپؐ کی فیاضی کی بدولت آسمان کے بھی نَو طبق بن گئے ہیں۔ (طباق ان تھالیوں

کو کہتے ہیں جن پر روٹیاں رکھی جاتی تھیں، اور قدیم فلسفے کی رُو سے آسمانوں کی تعداد نو ہے۔)

آپ کے دفترِ جمال کے سامنے توریت کی حیثیت محض ایک تحریر کی ہے اور آپ کے صحیفۂ کمال کے آگے انجیل محض ایک ورق کی حیثیت رکھتی ہے (مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذات پر جمال و کمال کا خاتمہ ہو گیا ہے۔)

آپ کے زمانے میں دُنیا آپ کے رُخِ مبارک سے گُل کی طرح فیض یاب ہوتی تھی، اس کے برعکس، آج کے زمانے میں لوگ گُلوں سے عرق حاصل کرتے ہیں۔

(یعنی حضورؐ کی تعلیمات و سیرت کتابوں میں پڑھتے ہیں)

کہاں آپ کی نعت اور کہاں جامیؔ! یہ تو بس اس نے شوق کے قلم سے صدق کی تختی پر، جیسا بھی اُس سے بن پڑا، لکھ دیا ہے۔

مراں زیں درم بردرِ دیگرے

بروئے من از لطف بکشا درے
مراں زیں درم بر درِ دیگرے

سرم را مکن ز آستانت جدا
کہ با آستانِ تو دارم سرے

ز مسکینیم نیست جا پیشِ تو
زِ من ہیچ جا نیست مسکیں ترے

شد افزوں ز افسونِ تو سوزِ دل
دمیدی دمے شعلہ زد اخگرے

ندارد فروغِ رُخت آفتاب
چو مہ نیست تابندہ ہر اخترے

بریدی بآں غمزہ پیوندِ وصل
زدی بر رگِ جانِ من نشترے

ز میگوں لبت دورِ جامی مدام
ز خونِ جگر مے کشد ساغرے

مَراں زیں دَرم بر دَرِ دیگرے

(اے محبوبؐ) میرے آگے اپنے لطف و کرم کا دروازہ کھول دے، یعنی میرے اِس در سے ایک اور در پر (یعنی اپنے در پر) پہنچا دے۔ پھر میرے سر کو اپنے آستانے سے جُدا نہ کرنا، میں تو تیرے ہی آستانے پر سر رکھنا چاہتا ہوں۔

اپنی مسکینی (یعنی، گنہگاری، بداعمالی وغیرہ) کی بدولت تیرے حضور پیش ہونے کے قابل تو نہیں ہوں، اور مجھ سے بڑھ کر مسکین دنیا میں کہیں کوئی نہیں ہے، مگر تیرے عشق نے دل کی جلن میں اضافہ کر دیا ہے۔ تُو نے وہ پھونک ماری ہے کہ چنگاری بھڑک کر شعلہ بن گئی ہے۔

تیرے رُخِ انور جیسا روشن سورج بھی نہیں۔ بھلا چاند جیسا روشن کوئی تارا ہو سکتا ہے؟ (یعنی، سورج کی حیثیت بھی تیرے رُخ کے آگے وہی ہے جو چاند کے آگے کسی تارے کی ہوتی ہے)۔

تُو نے اپنی ایک ادا سے وصل کا پیوند کاٹ دیا (مجھے جدائی میں مبتلا کر دیا)، گویا میری رگِ جاں پر نشتر چلا دیا۔

جامیؔ تو تیرے نشیلے لبوں کے تصور میں ہمیشہ اپنے خونِ جگر سے اپنا ساغر بھرتا اور پیتا رہتا ہے۔

رُخِ پُرنور بنما بے قرارم یارسول اللہؐ

زِ رحمت کُن نظر بر حالِ زارم یارسول اللہؐ
غریبم بے نوایم خاکسارم یا رسول اللہؐ
زِ داغِ ہجرِ تو کے دل فگارم یارسول اللہؐ
بہارِ صد چمن در سینہ دارم یا رسول اللہؐ
توئی تسکینِ دل آرام جاں صبر و قرارِ من
رُخِ پُرنور بنما بے قرارم یا رسول اللہؐ
توئی مولائے من آقائے من والیِ جانِ من
تو می دانی کہ جُز تو کس ندارم یارسول اللہؐ
دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامیؔ را
زِ لُطفِ تو ہمیں اُمید دارم یارسول اللہؐ

رُخِ پُرنور بنما بے قرارم یارسول اللہؐ

یارسول اللہؐ، میرے حالِ زار پر رحمت کی نظر فرمایئے، میں پردیسی، فقیر اور حقیر شخص ہوں، آپؐ ہی کی جُدائی کے داغ سے دلفگار ہوں، اور یہی (زخمی دل کی) بہار، جو سیکڑوں باغوں سے بڑھ کر ہے، اپنے سینے میں رکھتا ہوں۔

آپؐ ہی میرے دل کی تسکین، جان کا آرام اور میرے صبر و قرار (کا باعث) ہیں، مجھے اپنا رُخِ پُرنور دکھا دیجیے، میں (اس کی آرزو میں) بہت بے قرار ہوں۔

آپؐ ہی میرے مولا، میرے آقا اور میری جان کے حاکم ہیں، آپؐ جانتے ہیں کہ آپؐ کے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔

یارسول اللہؐ، مجھے آپؐ کے لطف و عنایت سے یہی امید ہے کہ جب مجھ جامیؔ کا آخری وقت آئے تو آپ اپنے دیدار کا جلوہ دکھائیں گے۔

نعت شریف

اے واضح والضحیٰ جبینت
واللیل نقابِ عنبرینت

طٰہٰ رقمی زِ آستانت
یٰسٓ علمے بر آستینت

جنت اثرے زِ فیضِ مہرت
دوزخ شررے زِ تفِ کینت

اسرار وجود را کماہے
دیدہ نظر خدای بینت

پیشِ تو سپہر چوں زمیں پست
عالم ہمہ روی بر زمینت

تو صاحبِ کان کنت کنزاً
اعیان رسل قرانہ چینت

چوں بر تو خدائے آفریں گفت
جامی چہ سزائے آفرینت

نعت شریف

(اے واضح وَالضحٰی جبینت)

(یا رسول اللہ) آپؐ کی جبینِ مبارک سے والضحٰی واضح، آپؐ کے عنبریں گیسوؤں کا نقاب واللیل۔ آپؐ کے آستانے پر طٰہٰ لکھی ہوئی، آپؐ کی آستین (بازو) پر یٰسین کا عَلَم، آپ کی مہر و عنایت ہی کا فیض جنّت ہے اور آپ کی دشمنی کی آنچ میں سے ایک چنگاری کا نام دوزخ۔

عالم کے بھیدوں سے صحیح صحیح واقفیت آپؐ نے اپنی خدا بیں نظر سے حاصل کر لی۔

آپ کے آگے آسمان بھی زمین کی طرح پست ہے اور یہ سارا عالم ہر طرف سے (اور ہر لحاظ سے) آپؐ کی زمین پر (آپ کے سامنے) حاضر ہے۔

آپؐ ہی تو اُس خزانے کی کان ہیں جو پوشیدہ ہے (یعنی ذاتِ الٰہی) اور تمام گزشتہ رسولؑ آپ ہی سے استفادہ کرنے والے ہیں۔

(اس میں ایک حدیثِ قدسی کی طرف اشارہ ہے کُنتُ کنزاً مخفیاً.... الخ جس میں اللہ تعالٰی نے تخلیقِ کائنات کا سبب بتایا ہے)

اے جامیؔ، جب خدا ہی نے حضورؐ کی تعریف فرمائی تو تیرا تعریف کرنے کا کیا موقع اور حیثیت۔